بیدی کے افسانہ 'اپنے دکھ مجھے دے دو' کا خلاصہ و جائزہ

(ایم ۔اے ۔اردو ۔ پہلا سمسٹر ۔تیسرا پرچہ ۔یونٹ ۔۲)

'اپنے دکھ مجھے دے دو' راجندر سنگھ بیدی کا ایک شاہکار افسانہ ہے ۔اس افسانہ میں بیدی کی ایک ایسی دلکش شخصیت ابھر کر سامنے آتی ہے جو خلوص و محبت اور دردمندی و دلسوزی سے عبارت ہے ۔اس افسانہ کے مرکزی کردار اندو اور دھنی رام کی فطرت میں ایثار و قربانی کا جو جذبہ ہمیں دکھائی دیتا ہے وہ دراصل بیدی کی ہی دردمندانہ فطرت کی غمازی کرتا ہے ۔بیدی کا یہ افسانہ ایک متوسط طبقہ کے افراد کے گرد گھومتا ہے جس کی مرکزی کردار اندو ہے ۔اس کی شادی مدن سے ہوتی ہے جو ایک نا تجربہ کار اور زندگی کے نشیب و فراز سے نا آشنا نوجوان ہے ۔اندو ایک بیوی سے زیادہ ایک ہمدرد دوست کی شکل میں اس کی زندگی میں داخل ہوتی ہے اور بہت جلد اس کے خاندان میں گھل مل جاتی ہے ۔اور یہ ملنساری مصنوعی نہیں بلکہ یہ اندو کی فطرت کا ایک حصہ ہے ۔یہی وجہ ہے کہ اس کا شوہر مدن جب اپنی مری ہوئی ماں کو یاد کر کے اداس ہو جاتا ہے تو اندو اس کو تسلی دیتی ہوئی کہتی ہے ۔'تم اپنے دکھ مجھے دے دو' ۔وہ اپنے شوہر کے چھوٹے بھائیوں اور بہنوں پر محبت اور شفقت کے پھول نچھاور کرتی ہے ۔خاص طور پر وہ اس کی چھوٹی بہن سے اتنا زیادہ پیار کرتی ہے کہ اس کو اپنے شوہر کے غصے کا نشانہ بننا پڑتا ہے ۔مدن اپنی چھوٹی بہنوں کو کبھی ڈانٹتا ہے تو اندو کہتی ہے کہ بہنوں اور بیٹیوں کو ڈانٹنا اچھی بات نہیں ہے ۔کہ یہ مہمان کی طرح ہوتی ہیں ۔آج ہیں کل چلی جائیں گی ۔اندو کی زبانی یہ جملہ ادا کر کے بیدی نے مشرقی روایات کی بھی بڑی اچھی ترجمانی کی ہے ۔

بیدی نے مشرقی شرم و حیا اور احترام و آداب کی فضا کو اس افسانے میں بڑی کامیابی سے برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے ۔اس کو پڑھنے کے بعد ہم کو پریم چند کی نرملا یاد آجاتی ہے کہ اس کے اور اندو کے کیریکٹر میں بیحد مماثلت ہے ۔اس کی طرح اندو بھی اپنے سسرال والوں کی خدمت دل و جان سے کرتی ہے ۔اور اس سلسلے میں وہ اپنی نفسانی خواہشات کو بھی حائل نہیں ہونے دیتی ۔خاص طور پر وہ اپنے خسر کی خدمت کرتی ہے اور ان کے آرام و آسائش کا اتنا خیال رکھتی ہے کہ اس کے خسر کو اپنا ماضی یاد آجاتا ہے ۔جب اس کی بیوی زندہ تھی اور اسی طرح وہ اس کی خدمت کرتی تھی ۔جب اس کے خسر کا تبادلہ سہارنپور ہو جاتا ہے ،اندو وہاں بھی جا کر چھٹیوں میں ان کی خدمت کرتی ہے ۔لیکن مدن نے خود اپنی خرابی صحت کی وجہ سے اندو کو اپنے پاس بلا لیا اور تب دھنی رام کی دنیا ویران ہو جاتی ہے ۔اس کی صحت خراب رہنے لگی اور کچھ دنوں بعد وہ اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں ۔باپ کے مرنے کے بعد ساری ذمہ داری مدن کے سر پر آجاتی ہے ۔اندو ہر قدم پر اس کا ساتھ دیتی ہے ۔وہ مدن

کے بھائی بہنوں کی شادی میں بھر پور تعاون کرتی ہے اور اپنے شوہر کی ناراضگی کے باوجود ہمیشہ ایثار و قربانی سے کام لیتی ہے ۔مدن چونکہ ایک ناتجربہ کار اور مشتعل مزاج نوجوان ہے ۔لیکن اندو اس کو ہر موقع پر سنبھال کر رکھتی ہے ۔لیکن جوانی ڈھل جانے کے بعد جب مدن اپنا دل بہلانے کے لئے فاحشہ عورتوں کے پاس جانے لگتا ہے تو اس وقت اندو بھی اس کو بھٹکنے سے نہیں روک سکی ۔تاہم وہ یہ ضرور کہتی ہے کہ تم نے دل بہلانے کے لئے دوسرے راستے تلاش کر لئے اور مجھے اجنبی سمجھ لیا ۔ایسا کیوں؟ اندو کے یہ الفاظ مدن کی روح میں نشتر بن کر اتر جاتے ہیں کہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے بعد اب اس کے پاس مدن کو دینے کے لئے کچھ بھی نہیں بچا تھا ۔مدن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور اسے اندو کی عظمت اور اپنی پستی کا احساس ہوتا ہے ۔مدن تباہی کے راستے سے پلٹ آتا ہے اور پھر ایک بار اندو کے دامن میں پناہ لیتا ہے ۔جواب اس کے لئے فقط جسم و روح نہیں بلکہ ایک مقدس دیوی کا روپ اختیار کر لیتی ہے ۔

بیدی کا یہ افسانہ کردار نگاری اور جذبات نگاری کے لحاظ سے بھی ممتاز اور نمایاں ہے ۔جس میں مشرقی ماحول کی حقیقی تصویر پیش کی گئی ہے ۔اس افسانے کے کردار تخیلاتی نہیں بلکہ ہماری اپنی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں ۔بیدی کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ کرداروں کی روح میں جھانکنے کا فن جانتے ہیں اور یہ افسانہ اس کی روشن مثال ہے ۔بیدی کے فن کی جلوہ گری اس کہانی میں نمایاں ہے ۔اس کی مانوس گھریلو فضا، اس کے معمولی لوگ، ان کے غم اور خوشی سب ہمارے جانے پہچانے ہیں ۔خاص طور پر ایک ایسا موڑ جب ایک بیوی، اپنے کو طوائف کی طرح سجاتی ہے تا کہ وہ پھر سے اپنے شوہر کو پا لے ۔یہ کہانی حقیقت سے بھی زیادہ سچی معلوم ہوتی ہے ۔یہی اس کہانی کے شدت تاثر کا راز ہے ۔اس میں بیدی کا فن اپنے عروج پر نظر آتا ہے جس میں ایک عورت کا صرف غم ہی نہیں ہے بلکہ زندگی کی اُس محرومی کا اظہار ہے جو، جیتے جی آدمی کا ساتھ نہیں چھوڑتی اور زندگی اسی کا سہارا لے کر آگے بڑھتی رہتی ہے ۔

مختصر یہ کہ افسانہ 'اپنے دکھ مجھے دے دو' اپنے آپ میں ایک مکمل افسانہ ہے اور دنیا کی کسی بھی زبان کے شاہکار افسانے کے برابر رکھا جا سکتا ہے ۔

☆☆☆